

تحریک کی آب و تاب اور کارکنوں کی توبہ

ڈاکٹر محی الدین غازی

تحریک اسلامی کے ایک بزرگ قائد کی توبہ کا اثر انگیز واقعہ پڑھا، اس کے راوی شیخ محمد احمد راشد ہیں۔ بیان کرتے ہیں: ”صالح عثماوی، اخوان المسلمون کے ابتدائی ارکان میں سے تھے۔ ان کا شمار سابقوں الاولون میں ہوتا تھا۔ بانی تحریک الاخوان، امام حسن البنا کے ساتھ ایک بہترین کارکن کی حیثیت سے اچھا خاصا وقت گزارا، اور مرکزی قیادت میں شامل ہو گئے۔ پھر تحریک پر آزمائشوں کا دور آیا اور اسی دوران میں ۱۲ فروری ۱۹۴۹ء کو امام البنا شہید کر دیے گئے۔ امیر کی جگہ خالی ہوئی تو تحریک پر فتنوں کے کچھ سیاہ بادل چھا گئے۔ صدائیں اوٹ میں چھپ گئیں، غلط فہمیوں اور بدگمانیوں نے ڈیرے ڈالے، وسوسوں کے طوفان اٹھے، اور ایک گروہ فتنوں کا شکار ہو گیا۔ اس گروہ نے صالح عثماوی کو اپنا لیڈر بنالیا۔ تحریک پر کئی مشکل برس بیتے، اور آزمائش طویل ہوتی گئی۔ پھر ایک وقت وہ بھی آیا جب صالح عثماوی کو اپنے کیے پر ندامت ہوئی، اور انھوں نے سچی توبہ کی ایک شاہکار مثال قائم کی۔

راوی لکھتے ہیں: ”ایک دن میں تحریکی ترجمان الدعوة کے آفس میں گیا، دیکھا فلیٹ کے دروازے پر ایک بزرگ چوکیدار، خاکساری کی تصویر بنے، خستہ سی بید کی پرانی کرسی پر بیٹھے ہیں۔ ان کے چہرے پر بلا کا وقار تھا، اور پیشانی پر نور دمک رہا تھا۔ میں نے سلام کیا، اجازت لی اور اندر داخل ہو گیا، وہاں ایک تحریکی ساتھی نے مجھ سے پوچھا: ”اس باوقار شخص کو جو چوکیدار کی جگہ پر بیٹھا ہے، تم نے پہچانا؟“ میں نے کہا: ”پہچانا تو نہیں، مگر جاننے کی طلب ضرور پیدا ہوئی ہے۔“

میرے ساتھی نے کہا: ”یہ صالح عثماوی ہیں، توبہ کی تڑپ انھیں بے قرار رکھتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جب کچھ ضدی قسم کے لوگوں نے مجھے اپنا سردار بنایا تھا، اور امیر کہہ کر پکارا تھا،

ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، دسمبر ۲۰۱۷ء ۷۱ تحریک کی آب و تاب اور کارکنوں کی توبہ

ندامت و توبہ کے لیے بہت سازگار اور حوصلہ بخش ہونا چاہیے۔

درحقیقت وہ تحریک اسلامی نہیں ہو سکتی ہے، جہاں کچھ لوگ دھڑلے کے ساتھ تحریک کے وقار کو اپنے پاؤں تلے روند رہے ہوں، اور ان کے خلاف کسی طرح کی کارروائی کی کسی کو جرأت نہ ہوتی ہو، یا جہاں غلطی کرنے والوں کے خلاف اخراج کی کارروائی ہوتی ہو، اور پھر وہ ہمیشہ ہمیش کے لیے تحریک سے الگ کر دیے جاتے ہوں، یا جہاں لوگ کسی شکایت کی بنا پر استعفا دے کر نکلتے ہوں، اور یہ سمجھ کر نکلتے ہوں کہ اب ان کے لیے تحریک کے دروازے کبھی نہیں کھلیں گے۔

اسلامی تحریک میں غلطی کرنے والوں کے خلاف تادیبی کارروائی بھی ہو، توبہ کرنے کے لیے سازگار اور حوصلہ بخش مواقع بھی ہوں، اور توبہ کی قدر کرنے کا کشادہ ماحول بھی ہو، توبہ کرنے اور توبہ کو سراہنے کی مثالیں بھی دیکھنے والوں کو جہاں تہاں بار بار نظر آتی رہیں، یہ ایک صحت مند اسلامی تحریک کے لیے بے حد ضروری ہے۔

جو کارکن تحریک سے کسی غلط فہمی یا بدگمانی کی بنا پر نکل جائیں، ان کی واپسی کے لیے دروازے کھلے ہوں، اور جو کارکن تحریک سے کسی غلطی کی وجہ سے نکال دیے گئے ان کے لیے اپنی اصلاح کر کے دوبارہ قافلے میں شامل ہونے کا پورا پورا موقع ہو، ایسا ہوگا تو یہ خوش گوار احساس بھی ہوگا کہ اسلامی تحریک میں اسلام کی روح موجود ہے۔ کیونکہ جہاں توبہ کا نظام، روان اور موقع نہ ہو، سمجھیے وہاں جو کچھ بھی ہو اسلام نہیں ہے، کیونکہ اسلام تو غلطی ہو جانے پر توبہ کرنے والوں کا دین ہے۔



السرہیلو

جو نام ہے اعتماد کا

ہمارے ہاں جدید اور دیدہ زیب زیورات بغیر ٹانگہ کے تیار کیے جاتے ہیں۔

ہم اپنے زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کاٹتے

محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قصور برانچ

چوہدری سلیم صاحبہ، وکیت،
چوہدری عثمان صاحب، چوہدری ارسلان صاحب
نیو انور چور، صرافہ بازار، قصور
Mob: 0333-4924504, 0323-5235902
0322-7580427, Ph: 0492-770582

مری روڈ برانچ

محمد اکرام اللہ چہان، محمد ضیاء اللہ چہان
علی چاند، سولہ اوٹس، سنٹرل ہسپتال بک
(مغربی روڈ) مری روڈ، راولپنڈی
سہاگن: 0300-5802209 0335-5806700
فون: 051-5552209

جہان آباد بازار برانچ

محمد فیض اللہ چہان، محمد ندیم اللہ چہان
461-F نزد اجلاس فروٹ چاٹ، صرافہ بازار، راولپنڈی
سہاگن: 0336-1119900 0321-5539378
فون: 051-5539378

اس وقت نفس کو یک گونہ لطف محسوس ہوا تھا۔ اپنے نفس کو اس غلط احساس کی نجاست سے پاک کرنے کے لیے میں نے طے کیا ہے کہ اب تحریک میں آخری صف کے سپاہی کی حیثیت سے زندگی گزاروں گا۔“ ان کا اصرار ہے کہ: ”میری توبہ کی تکمیل اسی طرح ممکن ہے۔“ اس لیے انھوں نے مرکز کا چوکیدار بن کر باقی زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر انھیں معلوم ہوتا کہ اس سے کم درجے کی بھی تحریک میں کوئی جگہ ہے تو وہ اس کو دوڑ کر اختیار کر لیتے۔ دل میں اٹھنے والی منصب کی خواہش نے دل پر جو داغ لگا دیے وہ اس طرح انھیں دھو دینا چاہتے ہیں۔

میں اس پاکیزہ روح اور بڑے دل کے بارے میں جان کر حیرت و مسرت میں ڈوب گیا۔ امیر تحریک جناب عمر تلمسانی نے ہمیں بتایا کہ: ”ہم نے ان کے لیے دعا بھی کی، اور انھیں دعوت بھی دی کہ وہ ہمارے بھائی بن کر دوسروں کی طرح ہماری ٹیم کا حصہ رہیں، اور اللہ تو توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے، لیکن انھوں نے صاف انکار کر دیا۔ ہم نے بہت اصرار کیا، انھیں مطمئن کرنے کی بہت کوشش کی، مگر ان کا شدید اصرار ہے کہ انھوں نے اپنے لیے آخری صف میں جو جگہ متعین کی ہے اسی پر انھیں رہنے دیا جائے۔“

اس واقعے کے کئی سال بعد ایک بار مرشد عام عمر تلمسانی صاحب نے ایک تقریر کے دوران گلوگیر لہجے میں بڑے درد کے ساتھ کہا: ”شیخ صالح عثماوی نے جو توبہ کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اگر قاہرہ کے تمام داعیان اسلام پر اسے تقسیم کر دیا جائے، تو سب کے لیے کافی ہوگی۔“

تحریکی قیادت کے خلاف ایک محاذ کی اگوائی کرنے والے صالح عثماوی کی توبہ اور تحریک کے قائد عمر تلمسانی کی کشادہ ظہنی میں تحریکی کارکنان اور تحریکی قیادت کے لیے نصیحت کا بڑا سامان ہے۔ ایسے واقعات تحریک کے حسن و جمال میں وہ اضافہ کرتے ہیں، جو فلک شگاف نعروں اور فلک بوس عمارتوں سے کبھی نہیں ہو سکتا۔

ہر کارکن اپنے اندرون میں جھانکتا رہے کہ کہیں اس سے کوئی غلطی تو سرزد نہیں ہوئی ہے؟ تحریک کے حوالے سے بہت سنگین غلطی یہ ہے کہ تحریک سے دنیا طلبی کی کوئی خواہش وابستہ ہو جائے۔ غلطی کا احساس ہوتے ہی کارکن ندامت میں ڈوب کر کفارہ ادا کرنے کے لیے بے چین ہو جائے۔ نہ غلطی کا احساس دیر سے ہو، اور نہ توبہ کرنے میں تاخیر ہو۔ اس کے لیے تحریک کے اندرونی ماحول کو